کیا لواطت کرنے والے شخص سے شادی قبول کر لے

هل تقبل الزواج من لوطي

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

کیا لواطت کرنے والے شخص سے شادی قبول کر لے

میں چوبیس برس کی ہوں میرے لیےا یکن وجوان کا رشتہ آیا ہے جس میں وہ ساری اخلاقی صفات موجود ہیں جنہیں میں چاہتی ہوں، میں نے اس نوجوان کو بہت پسند کیا، لیکن چند ماہ کے بعد یہ خبر ملی کہ وہ تو لواطت کا ارتکاب کرتا ہے، اس لیے میرے والد صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ یہ شادی نہیں کرینگے، اور یہ فیصلہ اس تحقیق کے بعد کیا کہ وہ واقعی لواطت جیسی معصیت کا مرتکب ہے، اور میرا دل اس کے ساتھ لگ چکا ہے، اور جو رشتہ بھی آتا ہے میں انکار کر دیتی ہوں.
وہ نوجوان اب دوبارہ میرا رشتہ طلب کرنا چاہتا ہے اور مجھ سے محبت کرتا ہے؛ کیا یہ صحیح ہے کہ یہ شخص صحیح طریقہ سے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کر سکتا، میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں، اور کیا یہ ممکن ہے کہ شادی اس کی لواطت جیسی عادت میں کمی کا باعث بن جائے ؟

الحمد للہ:

اول:

لواطت ايك عظيم جرم اور كبيرہ گناہ ہے، اور اس كے سبب سے ہی قوم لوط كو ہلاك كيا گيا تھا،اور ان كی بستياں تباہ كر دی گئی تھيں، اور انہيں الٹا كر ركھا ديا گيا، كيونكہ ان كے اس جرم ميں فطرت كی مخالفت تھی، اور يہ ايك غير فطری فعل ہے.

ليكن يہ گناہ بھی باقی گناہوں كی طرح ايك گناہ ہے، جس سے توبہ كرنا ممكن ہے، اور توبہ كر كے وہ اچھے عمل كر سكتا ہے.

اس ليے اگر لواطت كرنے والا شخص توبہ كر لے تو اصلا اسے بطور خاوند قبول كرنے ميں كوئی حرج والی بات نہيں، ليكن اس كے ليے چند ايك امور كا خيال ركھنا ہوگا:

اول:

عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا، اس لیے نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (۲۰۸۵) سنن ترمذی حدیث نمبر (۱۱۰۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (۱۸۸۱) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اگر اس کی رخصتی ہو جائے اور دخول کر لیا جائے تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی بنا پر اسے پورا مہر ملےگا، اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہو گا "

مسند احمد حدیث نمبر (۲٤٤١٧) سنن ابو داود حدیث نمبر (۲۰۸۳) سنن ترمذی حدیث نمبر (۱۱۰۲) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (۲۷۰۹) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے اگر آپ کا ولی نکاح پر راضی نہیں تو آپ کو ولی کی بات ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور آپ کو اس شخص سے شادی نہ کرنے دینا اس کا آپ کو شادی سے روکنے میں شامل نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے آپ کو

مناسب رشتہ سے نہيں روكا بلكہ اس نے تو ايسے شخص سے شادى كرنے سے روكا ہے جو سب سے قبيح خصلت والا ہے.

دوم:

انسان كو اپنى اور اپنى اولاد كى شہرت كا خيال ركھنا چاہيے كہ اس كى شہرت اچھى رہے اور برى نہ ہو، يہ ايسا معاملہ ہے جو معتبر شمار ہوتا ہے، اس ليے آپ كے والد كو يہ حق ہے كہ وہ اس شادى سے انكار كر دے، كيونكہ ہو سكتا ہے آپ اور آپ كى اولاد كو اذيت و ضرر ہو.

كيونكہ جب خاوند اس فحش كام ميں معروف ہو، تو آپ كو اس كا طعنہ ديا جائيگا، يا پھر آپ كى اولاد كو يہ طعنہ ديا جائے، اس ميں خرابى واضح ہے، اور جب بھى والد اس شخص كو ديكھے گا تو اسے ياد آ جائيگا كہ يہ شخص تو بہت خسيس حركت والا ہے اور سب لوگوں سے برى خصلت كا مالك ہے؟

يہ بتائيں كہ اس سے بڑھ كر اور كيا خرابى ہوگى، اور كس سے دل كبيدہ خاطر ہوگا ؟

اس ليے اكثر لوگ اس خسيس حركت ميں مبتلا شخص سے شادى كرنے سے انكار كر ديتے ہيں، تا كہ يہ ان تك نہ پہنچے، اور لوگوں كى باتيں نہ سننا پڑيں اور تنقيد سے بچا جا سكے، اور اپنى اولاد كا مستقبل خطرے ميں نہ ڈالا جائے.

سوم:

اس فحش حركت كے مالك شخص كو كئى قسم كى بيمارياں لاحق ہوتى ہيں، وہ نفسياتى اور جسمانى دونوں بيماريوں كا شكار ہوتا ہے، اس كے ساتھ غير فطرى حركت اور فعل كا بھى مالك ہے، اور دل كى سياہى اور مردانگى كے فقدان كا مالك ہوتا ہے.

بالفرض اگر وہ توبہ بھی کر لے، اور وہ اس حرکت کو چھوڑ بھی دے تو بھی اس جیسے شخص سے دور رہنا بہتر ہے، اور ایسے شخص کے ساتھ شادی قبول کرنے میں بہت قسم کے خطرات پائے جاتے ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ پھر اس بیماری میں مبتلا ہو جائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں بھی کوتاہی کرے، کیونکہ اس کی عادت ہے کہ اس کے ساتھ لواطت کی جائے، ہم اس ذلت و رسوائی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں.

چہارم:

آپ کے سوال میں وارد ہے کہ:

آپ کے والد صاحب نے اس کے بارہ میں تحقیق ہے کہ وہ اس فحاشی کا مرتکب ہے اور اس کی تاکید کر لی ہے، اس معنی یہ ہوا کہ وہ ابھی تك اسب یماری اور فحش کام کا عادی ہے، اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ایسے شخص سے شادی کرنا حلال نہیں.

پنجم:

اس شخص کو چاہیے کہ جب وہ توبہ کر لے اور اس فحش کام سے رجوع کر لے، تو وہ اس علاقے اور شہر و بستی کو چھوڑ دے جہاں وہ رہتا ہے، اور کسی دوسرے علاقے اور شہر میں جا کر اپنی عفت و عصمت کو محفوظ بنائے، تا کہ لوگوں کی کلام سے محفوظ رہ سکے.

ششم:

اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کو قبول کرنے والی عورت کو چاہیے کہ وہ اس کے برے افعال سے بچ کر رہے، اس لیے نہ تو وہ اس کی کسی ایسے معاملہ میں معاونت کرے جس کے ذریعہ ہم جنس پرستی تك پہنچے یا پھر اس کی دعوت دے.

دوم:

کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی اور غیر محرم مرد کے ساتھ تعلقات رکھے، چاہے وہ آپس میں شادی کرنے کا بھی عزم رکھتے ہوں؛ کیونکہ شریعت اسلامیہ میں یہ بات اٹل ہے کہ خلوت کرنا، اور مرد کو دیکھنا اور چھونا اور نرم لہجہ میں بات چیت کرنا یہ سب حرام ہے،اور یہ سب ایسی آفات ہیں جن سے حرام تعلقات جنم لیتے ہیں.

سوم:

کسی بھی مومن کے لیے اچھا نہیں کہ وہ شیطانی وسوسوں پر کی طرف دھیان نہ دے اور نہ ہی اس کی طرف مائل ہو، کہ وہ خیال کرنے لگے کہ اس کے لیے صرف اسی شخص سے شادی کرنا ممکن ہے جس کو وہ چاہتا ہے، اور اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکتا.

کیونکہ یہ وہم و خیال اور شیطانی ہتھکنڈے اور وسوسے ہیں جو شیطان بعض لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، تا کہ وہ ناامید ہو جائیں، یا پھر حرام کا ارتکاب کرنے لگیں.

دین والے شخص اور صاحب عقل و دانش کو چاہیے کہ وہ امور کو شرعی اور عقلی میزان میں تولے، نہ کہ جذبات کے میزان پر، کیونکہ شادی کچھ وقت کے لیے فائدہ نہیں بلکہ یہ تو ایك زندگی ہے، جس میں خاندان و گھر اور اولاد نے شامل ہونا ہے اور جب خاوند اس کا اہل ہی نہ ہو تو پھر عورت کو سوائے افسوس و شقاوت و بدبختی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جو شخص بھی اس طرح کے شخص سے جو ایسی قبیح معصیت کا مرتکب ہو شادی کی آزمائش میں پڑے چاہے اس نے معصیت سے توبہ بھی کر لی ہو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے تو وہ اس معاملہ کا ثبوت تلاش کرے، اور

اس کی حسن توبہ کو دیکھے، اور اس فحاشی کے سارے دروزاے بند کرے.

لیکن اگر اس کی توبہ ثابت نہ ہو اور اس صحیح راہ پر چلنے کا یقینی علم نہ ہو سکے تو پھر اس سے شادی کرنا جائز نہیں، چاہے وہ نماز روزہ کی ادائیگی بھی کرتا ہو، ولی پر واجب ہوتا ہے کہ وہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کو اس جیسے شخص سے شادی کرنے سے روکے.

مزید اہمیت اور فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (١٠٠٥٠) اور (٥١٧٧) اور (٣٨٦٢٢) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے، اور آپ سے ہر قسم کی برائی و شر اور آزمائش کو دور رکھے.

واللہ اعلم .